

مختصر سوانح

تارک السلطنت غوث العالم محبوب یزدانی

سلطان اوحدالدین سیدمخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پیش کش

ڈاکٹر محمد حسین مشاہد رضوی

ترتیب و اضافہ

آلِ رسول احمد الاشرفی القادری کٹیہاری

Tarikul Saltanat Ghausul Aalam Mahboob E Yazdani Sulatan Auhduddin Syed Makhdoom Ashraf Jahangir Simnani (May Allah be pleased with him)

Kichhauchha Sharif India













www.aalerasoolahmad.blogspot.com

نذرانہ عقیدت

حضور تاجدار کربلا، سید الشہداء مظہر شجاعت وشخاوت نبوت، پیکر عشق ومحبت وصبر واستقامت، سید شباب اہل الجنت، مقصد اہل عقیدت ومحبت، ریحانِ محمد مصطفےٰ ﷺ، دلبند علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم، نوردیدۂ مخدومہ کائنات سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا، راحت جان امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ، امام عالی مقام فخر کونین سید الشہداء سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا نورروحہ، اوصل الینا برکاتہ وفتوحہ، حضور پرنور غوث الاعظم محبوب سبحانی الشیخ محی الدین ابو محمد عبد القادر الحسنی الحسینی الجیلانی رضی اللہ عنہ، تارک السلطنت غوث العالم محبوب یزدانی سلطان اوحد الدین قدوۃ الکبریٰ مخدوم سید اشرف جہانیاں جہانگیر سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، مجمع البحرین حاجی الحرمین الشریفین اعلیٰ حضرت قدسی منزلت مخدوم الاولیاء مرشد العالم محبوب ربانی ہم شبیہ غوث الاعظم حضرت سید شاہ ابواحمد المدعو محمد علی حسین اشرف اشرفی میاں الحسنی الحسینی قدس سرہ النورانی، شیخ الاسلام والمسلمین حضرت مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمہ اور دیگر تمام اولیائے کاملین عارفین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے مقدس ومکرم ومعزز بارگاہوں میں اپنی اس کاوش کو پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے محبوب ﷺ کے صدقے اور وسیلے سے قبول فرما کر تمام مؤمنین والمؤمنات کی مغفرت فرمائے آمین۔

فقیر قادری گدائے اشرف سمناں

آلِ رسول احمد الصدیقی الاشرفی القادری کٹیہاری

المملکۃ العربیۃ السعودیہ

قصیدۂ بردہ شریف

ابو عبد اللہ امام شرف الدین ابن سعد البوصیری المصری رحمۃ اللہ علیہ

مولاي صلي وسلم دائما أبدا　　علي حبيبك خيرالخلق كلهم

محمد سيد الكونين والثقلين　　والفريقين من عرب ومن عجم

هو الحبيب الذى ترجى شفاعته　　لكل هول من الأهوال مقتحم

مولاي صلي وسلم دائما أبدا　　علي حبيبك خيرالخلق كلهم

ثم الرضا عن أبي بكروعن عمر　　وعن على وعن عثمان ذى الكرم

مولاي صلي وسلم دائما أبدا　　علي حبيبك خيرالخلق كلهم

والال والصحب ثم التابعين فهم　　أهل التقى والنقا والحلم والكرمِ

مولاي صلي وسلم دائما أبدا　　علي حبيبك خيرالخلق كلهم

يا رب بالمصطفى بلغ مقاصدنا　　واغفرلنا ما مضى يا واسع الكرم

مولاي صلي وسلم دائما أبدا　　علي حبيبك خيرالخلق كلهم

واغفر إلهي لكل المسلمين بما　　يتلوه في المسجد الأقصى وفي الحرم

مولاي صلي وسلم دائما أبدا　　علي حبيبك خير الخلق كلهم

فہرست

منقبت

بحضور تارک السلطنت غوث العالم محبوب یزدانی سید سلطان اوحد الدین

قدوۃ الکبریٰ مخدوم اشرف جہانیاں جہانگیر سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جہاں میں ہے بڑا شہرہ ولایت ہو تو ایسی ہو
ملا یا حق سے لاکھوں کو ہدایت ہو تو ایسی ہو

شہ سمناں تھے پہلے پھر ہوئے کونین کے سرور
ہدایت ہو تو ایسی ہو نہایت ہو تو ایسی ہو

جہاں جس نے مدد چاہی وہیں مشکل ہوئی آسان
غلاموں پر جو آقا کی عنایت ہو تو ایسی ہو

مریدوں کی قیامت میں رہائی نار دوزخ سے
کریں گے اشرف سمناں حمایت ہو تو ایسی ہو

تمہارے حسن کا قصہ کوئی عشاق سے پوچھے
تڑپ جاتا ہے دل سن کر حکایت ہو تو ایسی ہو

شہ سمناں کی مدحت سے نوید مغفرت پائی
سخن کی اشرفی خستہ جو غایت ہو ایسی ہو

(محبوب ربانی ہم شبیہ غوث اعظم حضور اعلی حضرت اشرفی میاں رضی اللہ عنہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

صلی علی نبینا صلی علی محمد　　صلی علی شفیعنا صلی علی محمد

من علینا ربنا إذ بعث محمدا　　ایده بأیده ایدنا بأحمدا

ارسله مبشرا ارسله ممجدا　　صلوا علیه دآئما صلوا علیه سرمدا

صلی علی نبینا صلی علی محمدا

صلی علی نبینا صلی علی محمدا

تارک السلطنت غوث العالم محبوب یزدانی

سید سلطان اوحد الدین قدوۃ الکبریٰ مخدوم اشرف جہانیاں جہانگیر سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ساتویں صدی ہجری میں ایران کے صوبہ خراسان میں سادات حسینی کی حکومت تھی جس کا دارالحکومت شہر سمنان تھا۔ سلطان سید ابراہیم (المتوفی ۷۲۳ ہجری) اس حکومت کے سربراہ تھے جو ظاہری شان و شوکت اور سطوت و جلال کے ساتھ ساتھ باطنی خوبیوں سے بھی پوری طرح بہرہ ور تھے سلطان سید ابراہیم صرف ایک بیدار مغز حکمراں ہی نہ تھے بلکہ متقی و پرہیز گار عالم باعمل بھی تھے۔

حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ ان ہی دین و دنیا کی دولت سے مالامال مکرم و محترم شخصیت کے فرزند ارجمند تھے سرزمین ہندوستان میں جن بزرگوں کے فیض قدوم سے شمع اسلام فروزاں ہوئی اور جنکے نقوش پاک کی برکت سے اس شمع کی روشنی ہر چہار سمت پھیلی ان مقدس ہستیوں میں سے ایک حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کی ذات بابرکت ہے۔

ولادت باسعادت

حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی کی ولادت بھی اپنی جگہ ایک کرامت ہے۔ شہر سمنان میں ایک صاحب حال مجذوب شیخ ابراہیم علیہ الرحمہ نامی رہا کرتے تھے ایک روز سلطان سید ابراہیم اور انکی اہلیہ محترمہ شاہی محل کے حرم میں تشریف فرما تھے کہ اچانک شیخ ابراہیم مجذوب اس جگہ پر وارد ہوئے تو سلطان اور ملکہ عالیہ نے ان مجذوب بزرگ کی حد

درجہ تعظیم کی انکو نہایت احترام سے اپنی جگہ بٹھایا اور خود انکے سامنے ادب سے کھڑے ہو گئے۔ مجذوب نے پوچھا" ابراہیم کیا تو اللہ تعالی سے بیٹا مانگتا ہے ؟" یہ سن کر سلطان اور ملکہ بہت خوش ہوئے کیونکہ اولاد نرینہ نہ ہونے کی وجہ سے دونوں بہت ملول رہتے تھے اور اکثر بارگاہ خداوندی میں رو رو کر دعائیں کیا کرتے تھے اب مجذوب کی زبان سے اچانک یہ سنا تو دونوں کے چہروں پر خوشی اور مسرت کی لہریں دوڑ گئیں۔ سلطان نے ادب سے عرض کی، آپ بزرگ ہیں دعا فرمادیں ۔ مجذوب بزرگ نے اولاد نرینہ کی دعا فرمائی اور اٹھ کھڑے ہوئے ۔ چند روز بعد سلطان ابراہیم نے سرور کائنات فخر موجودات ﷺ کو خواب میں دیکھا حضور پُر نور ﷺ نے فرمایا" اے ابراہیم! تجھ کو اللہ تعالی دو فرزند عطا کرے گا بڑے کا نام اشرفؔ اور چھوٹے کا نام اعرافؔ رکھنا اشرفؔ اللہ کا ولی ہو گا اور مقرب بارگاہ ایزدی ہو گا۔ اسکی پرورش اور تربیت بھی خاص طریقے سے کرنا۔

حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کی ولادت سے تین ماہ قبل اہل سمنان نے ایک مجذوب کو دیکھا جو شہر کے گلی کوچوں میں نہایت بلند آواز میں صدا لگا رہا تھا "باادب باملاحظہ ہوشیار جہانگیر زماں اشرف دوراں تشریف لاتے ہیں " اس مجذوب کو سب سے پہلے اس سپاہی نے دیکھا جو شہر سمنان کی فصیل پر پہرہ دے رہا تھا کیونکہ رات کو شہر کے دروازے بند کر دیئے جاتے تھے تا کہ ڈاکو و لٹیرے اندر داخل نہ ہو سکیں۔ رات کے سناٹے کو چیرتی ہوئی یہ آواز جب اسکے کانوں پہنچی تو وہ بڑا حیران ہوا لیکن اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب اس نے مجذوب کو فصیل کے اندر پایا کیونکہ فصیل اتنی بلند تھی کہ بغیر کسی ذریعے کے اسکو عبور کرنا کسی انسان کے بس کا کام نہیں تھا اب سپاہی پر دہشت طاری ہو گئی اور وہ حیرت سے مجذوب کی جانب دیکھ رہا تھا جس کی آواز بلند سے بلند تر ہوتی جارہی تھی اور وہ مسلسل یہی صدا لگا رہا تھا "باادب باملاحظہ ہوشیار جہانگیر زماں اشرف دوراں تشریف لاتے ہیں" اس آواز سے شہر سمنان کے در و دیوار گونج رہے تھے لوگ حیران تھے کہ یہ دیوانہ کون اور کس کے آنے کی خبر دے رہا ہے۔ یہ وہی شیخ ابراہیم مجذوب تھے جنھوں نے سلطان سید ابراہیم کو فرزند سعید کی بشارت دی تھی۔ اور اب ان کی ولادت سے تین ماہ قبل یہ خبر پورے شہر سمنان میں پھیلا دی تھی۔ آخر مجذوب کی دعا اور حضور پر نور ﷺ کی بشارت پوری ہوئی اور ۷۰۸ ہجری کو حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کی ولادت باسعادت ہوئی۔

(بحوالہ حیات غوث العالم مصنف سید محدث اعظم ہند کچھوچھوی علیہ الرحمہ)

حضرت شیخ نجیب الدین علی بزغش علیہ الرحمہ کا یہ قول ہے "دیوانہ عجب بود"۔ کہا جاتا ہے کہ شیخ مجذوب علیہ الرحمہ چند روز تو کچھ نہ کھاتے تھے اور پھر وقت آنے پر سو من ایک نشست میں کھا جاتے تھے۔

اسی طرح اور بھی روایتیں ہیں جو انکے خوارق عادات اور کرامات عجیبیہ کی غماز ہیں۔

(نفحاس الانس صفحہ ۴۲۴۔لطائف اشرفی جلد ا صفحہ ۲۵۸ تا ۲۵۹)

تعلیم و تربیت

سلطان خراسان سلطان سید ابراہیم نے اپنے فرزند کی تعلیم حفظ قرآن سے شروع کروائی اور تربیت پر بطور خاص توجہ دی سات سال کی عمر میں حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی نے بفضل خدا قرآن کریم مع سات قرأت کے حفظ کیا اور چودہ سال کی عمر میں تمام علوم متداولہ میں عبور حاصل کر لیا، حضرت مخدوم سمنانی کمسنی ہی میں حضرت شیخ رکن الدین علاء الدولہ سمنانی کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے جو اپنے وقت کے جید عالم دین اور صاحب کشف کرامت بزرگ تھے حضرت رکن الدین کی خصوصی توجہ اور اپنے جذبہ صادق کی وجہ سے حضرت مخدوم سمنانی تیزی سے راہ سلوک پر گامزن ہو گئے۔ جب آپ کی عمر پندرہ سال ہوئی تو آپ کے والد ماجد سلطان سید ابراہیم وصال فرما گئے۔ اس طرح اس کم عمری میں سلطنت سمنان کی ذمہ داری کا بار گراں آپکے کندھوں پر آگیا لیکن آپ نے اپنی خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر ایسا بہترین نظام چلایا کہ لوگ حیران رہ گئے۔ آپنے اپنے ۷۲۲ھ سے ۷۳۳ھ تک دس سال نہایت عدل و انصاف سے حکومت کی اسی دوران حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی انہوں نے آپ کو "اسم ذات" بغیر مد زبان ورد کرنے کی مشق کرائی اور اس کا ورد کرنے کا حکم دیا، آپ نے اس ورد کی مشق مسلسل دو سال کی۔ اس مشق کے بعد اشغال اویسیہ کی جانب رجوع ہوئے تو خواب میں حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالی عنہ کی زیارت ہوئی جنھوں نے براہ راست آپ کو اشغال اویسیہ کی تعلیم دی اور اجازت شغل مرحمت فرمائی۔

ترک سلطنت

آخر وہ وقت آگیا جب آپکو دنیا کی حکومت سے دستبردار ہو کر روحانیت کی بادشاہت پر سرفراز ہونا تھا۔ ۷۳۳ھ ۲۷ رمضان المبارک کی شب تھی کہ حضرت خضر علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا "حجاب تخت و تاج دور کر

کے لذت وصل الٰہی کے لئے تیار ہو جاؤ حضرت علاؤالدین گنج نبات تمہارے منتظر ہیں۔ صبح ہوتے ہی آپ نے اپنے چھوٹے بھائی سید اعراف کی تخت نشینی کا اعلان کیا اور خود ہمیشہ کے لئے تخت و تاج سے دستبردار ہو گئے ،اس وقت آپکا سن ۲۵ سال تھا اور آپ دس سال حکومت فرما چکے تھے۔ آپنے والدہ محترمہ سے سفر کی اجازت لی تو انہوں نے فرمایا بیٹا اس طرح نہ جاؤ لوگ کیا کہیں گے کہ سمنان کا شہنشاہ تن تنہاہ جا رہا ہے لہذا شہر سے نکلتے وقت وزراء امراء اور کچھ محافظ ساتھ رکھو تاکہ رعایا سمجھے کہ بادشاہ کسی مہم پر جا رہا ہے۔ والدہ محترمہ کے حکم پر آپ نے وزراء امراء اور کچھ محافظوں کو اپنے ساتھ لیا اور شہر سمنان سے نکل کھڑے ہوئے کچھ دور چلنے کے بعد آپ نے ان تمام وزیروں اور محافظوں کو واپس کر دیا اور خود تن تنہا منزل مقصود کی جانب روانہ ہو گئے۔ سب سے پہلے آپ ملتان کے نواح میں قصبہ اوچ شریف میں وارد ہوئے جہاں حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمتہ اللہ علیہ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ جب حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی اوچ شریف پہنچے تو حضرت مخدوم اس وقت اپنے مریدین کو تعلیم دے رہے تھے اچانک انہوں نے فرمایا "بوئے یار می آید" مجھے اپنے دوست کی خوشبو آرہی ہے یہ کہہ کر تیزی سے اپنی خانقاہ کے دروازے کی طرف آئے اسی وقت حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی وہاں پہنچے تو حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت نے آگے بڑھ کر آپکی پیشانی کو بوسہ دیا اور سینے سے لگایا اور فرمایا "سرداری و سیادت کے باغ میں ایک مدت بعد نسیم بہار آئی ہے" پھر فرمایا عزیز جلدی راہ سلوک میں قدم رکھو برادرم علاؤالدین تمہارے منتظر ہیں۔ پھر کچھ عرصے اپنی خانقاہ میں ٹھہرا کر چلہ کشی کرائی اور تمام روحانی نعمتیں عطا فرمائیں اور خرقہ خلافت عطا فرمانے کے بعد فرمایا: اب تک جن اکابرین سے میں نے استفادہ کیا ہے وہ سب تمہیں عطا کر دیا۔ ان تمام نعمتوں سے سرفراز ہو کر آپ پاپیادہ یہاں سے روانہ ہو گئے اور ہندوستان کے قصبہ بہار اس وقت پہنچے جب مخدوم الملک حضرت شیخ شرف الدین احمد یحیٰ منیری رحمتہ اللہ علیہ کا جنازہ رکھا ہوا تھا حضرت مخدوم نے وصیت فرمائی تھی کہ انکی نماز جنازہ وہی شخص پڑھائے گا جو صحیح النسب سید ہو۔ تارک السلطنت ہو اور سات قرأت کا قاری ہو وہ مغرب کی طرف سے کالا کمبل اوڑھے نمودار ہو گا اسی سے میری نماز پڑھوانا۔ یہ سب شرطیں حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی میں موجود تھیں اس لئے انہوں نے ہی حضرت مخدوم کی نماز جنازہ پڑھانے کی سعادت حاصل کی اور تجہیز و تکفین کے بعد مزار کے پاس مراقبہ کیا تو انکو اپنے سامنے پایا انہوں نے روحانی طور پر آپکو تمام نعمتوں سے نوازا اور فرمایا "فرزند اشرف" کاش تم میرے حصے میں آئے ہوتے لیکن تمہیں بھائی علاؤالدین آواز دے رہے ہیں میں اب تمہیں زیادہ دیر نہیں روک سکتا جاؤ یہ سفر تمہیں مبارک ہو۔ سید اشرف جہانگیر سمنانی یہاں سے روانہ ہوئے دشت و بیاباں کو ناپتے ،ندی نالوں کو پھلانگتے

، پہاڑوں کو چیرتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے۔ صحراء کے کانٹوں اور چٹانوں کے نوکیلے پتھروں پاؤں زخمی کر دیئے اللہ اللہ طلب حق کا یہ راہی اور راہ سلوک کا یہ مسافر جو بھوکا پیاسا بے سروسامان صحراؤں کو پیدل ناپ رہا ہے یہ کون ہے یہ شہنشاہ شمنان ہے فلک بوس محلوں کا مکیں کوہ وبیاباں میں گزر اوقات کر رہا ہے جہاں رات ہوئی وہاں ٹھہر جاتے اور فجر تک عبادت میں مصروف رہتے صبح ہوتے ہی اگلی منزل کی جانب روانہ ہو جاتے۔ جنگلوں کے پُر خطر راستوں اور پہاڑوں کی ہیبت ناک وادیوں کو پیچھے چھوڑ کر اور سینکڑوں میل کی دشوار گزار راہیں طے کر کے سرزمین بنگال میں قدم رکھا اور پنڈوا شریف کے قریب پہنچ گئے جہاں شیخ علاؤ الدین علاؤ الحق گنج نبات رحمتہ اللہ علیہ رشد و ہدایت کے جواہر لٹا رہے تھے اور یہی آپ کے سفر کی آخری منزل تھی۔

جس وقت آپ پنڈوا شریف کے قریب پہنچے تو حضرت شیخ علاؤ الدین گنج نبات رحمتہ اللہ علیہ اپنے مریدین کو طریقت کی تعلیم دے رہے تھے انہوں نے اہل محفل سے فرمایا" بوئے یار می آید" مجھے اپنے دوست کی خوشبو آرہی ہے جس کا دو سال سے ہم انتظار کر رہے ہیں وہ عنقریب یہاں پہنچنے والا ہے۔ پھر تمام مریدین کے ہمراہ شہر سے باہر تشریف لائے اور سید اشرف جہانگیر سمنانی کا استقبال کیا اور اپنے ساتھ پالکی میں بٹھا کر خانقاہ تک لائے خانقاہ پہنچنے کے بعد آپکو بیعت کیا اور فرمایا فرزند اشرف جس وقت تم سمنان سے چلے تھے اس وقت سے میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔ حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں بارہ سال رہے اور سخت ریاضت و مجاہدے کیئے مرشد کامل نے آپ کو اپنی تمام روحانی نعمتیں عطا کیں اور خرقہ و خلافت سے نوازا۔

حضرت بندگی نظام الدین امیٹھوی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ "حضرت امیر کبیر سید اشرف جہانگیر علیہ الرحمہ رابخلاف پیران دے سلطان جی مطلق گویند زیرا کہ سلطنت ظاہری ہم مید اشت" اور حضرت ملک محمد جائسی علیہ الرحمہ کا قول ہے کہ " در صد یقین امت محمدیہ ﷺ دو کس تک سلطنت بر جمیع اولیاء اللہ فضلیت دارند۔ اول سلطان التارکین سیدنا ابراہیم بن ادھم رضی اللہ تعالی عنہ دوم سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمہ۔ (حیات غوث العالم صفحہ ۲۲)

سیاحت و دین تبلیغ

حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی اپنے پیر و مرشد حضرت علاؤ الدین گنج نبات رحمتہ اللہ علیہ کے حکم پر تبلیغ دین کے لئے روانہ ہو گئے آپ نے پوری دنیا کی سیاحت کی اور اس دوران لاکھوں انسانوں کو راہ ہدایت دکھائی تبلیغ کے سلسلے میں

بڑی بڑی رکاوٹیں آئیں اور بہت ہی خطرناک جادو گروں سے مقابلے ہوئے، لیکن کوئی بھی آپکے سامنے نہ ٹھہر سکا آپ نے اس سلسلے میں تقریر پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ تحریری کام بھی جاری رکھا آپ نے کثیر کتابیں تصنیف فرمائیں جو مرور ایام کے ساتھ ساتھ وہ ناپید ہو گئیں، لیکن اب بھی الحمد اللہ کچھ کتابیں ایسی ہیں جو صحیح حالت میں ہیں۔ اور عالم اسلام کی مختلف جامعات میں محفوظ ہیں اکثر کتابیں فارسی میں تھیں بعد میں آپ نے ان کا عربی میں ترجمہ کیا جسطرح ایک کتاب فوائد العقائد تھی یہ کتاب فارسی میں تھی بعد میں اسکا عربی میں ترجمہ کیا گیا۔ آپ کے خلیفہ و جانشین حضرت سید عبد الرزاق نورالعین فرماتے ہیں کہ جب آپ عرب میں تشریف لے گئے تو بدوؤں نے تصوف کے مسائل جاننے کی خواہش کی تو آپ نے فوائد العقائد کا عربی زبان میں ترجمہ کیا آپکی تصانیف میں لطائف اشرفی کو بڑی اہمیت حاصل ہے یہ کتاب فارسی میں ہے اور اس میں آپ نے تصوف کے بڑے اہم اسرار و رموز بیان فرمائے ہیں طریقت کے تمام سلاسل کے بزرگوں نے اس سے استفادہ کیا ہے یہ کتاب دیگر جامعات کے علاوہ جامعہ کراچی کی لائبریری میں بھی محفوظ ہے اور اس کا اردو میں ترجمہ ہو چکا ہے۔

سید اشرف جہانگیر سمنانی صرف عربی اور فارسی پر ہی عبور نہیں رکھتے تھے بلکہ اردو زبان کے پہلے ادیب بھی مانے جاتے ہیں۔ چنانچہ جامعہ کراچی کے شعبہ اردو کے سابق سربراہ ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی نے اپنی تحقیق میں دریافت کیا ہے کہ آپ کا ایک رسالہ اردو نثر میں " اخلاق و تصوف " بھی تھا۔ پروفیسر حامد حسن قادری رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق بھی یہی ہے کہ اردو میں سب سے پہلی نثری تصنیف سید اشرف جہانگیر سمنانی کا رسالہ "اخلاق و تصوف" ہے جو ۷۵۸ھ مطابق ۱۳۰۸ء میں میں تصنیف کیا گیا یہ قلمی نسخہ ایک بزرگ مولانا وجیہ الدین کے ارشادات پر مشتمل ہے اور اس کے ۲۸ صفحات ہیں قادری صاحب نے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ مذکورہ رسالہ اردو نثر ہی نہیں بلکہ اردو زبان کی پہلی کتاب ہے اور داستان تاریخ اردو میں لکھے ہیں۔ اردو نثر میں اس سے پہلے کوئی کتاب ثابت نہیں پس محققین کی تحقیق سے ثابت ہوا کہ سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ اردو نثر نگاری کے پہلے ادیب و مصنف ہیں۔

تصانیف جلیلہ

تارک السلطنت غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ

★ ترجمہ قرآن کریم (بزبان فارسی)

- رسالہ مناقب اصحاب کاملین و مراتب خلفائے راشدین
- رسالہ غوثیہ
- بشارۃ الاخوان
- ارشاد الاخوان
- فواید الاشرف
- اشرف الفواید
- رسالہ بحث وحدۃ الوجود
- تحقیقات عشق
- مکتوبات اشرفی
- شرف الانساب
- مناقب السادات
- فتاوائے اشرفی
- دیوان اشرف
- رسالہ تصوف و اخلاق (بزبان اردو)
- رسالہ حجۃ الذاکرین
- بشارۃ المریدین
- کنز الاسرار
- لطائف اشرفی (ملفوظات سید اشرف سمنانی)
- شرح سکندر نامہ
- سر الاسرار
- شرح عوارف المعارف
- شرح فصول الحکم

- قواعد العقائد
- تنبیہ الاخوان
- رسالہ مصطلحات تصوف
- تفسیر نور بخشیہ
- رسالہ در تجویز طعنہ یزید
- بحر الحقائق
- نحو اشرفیہ
- کنز الدقائق
- ذکر اسمائے الٰہی
- مرقومات اشرفی
- بحر الاذکار
- بشارۃ الذاکرین
- ربح سامانی
- رسالہ قبریہ
- رقعات اشرفی
- تسخیر کواکب
- فصول اشرفی
- شرح ہدایہ (فقہ)
- حاشیہ بر حواشی مبارک

حوالاجات

معارف سلسلہ اشرفیہ صفحہ ۱۱

حیات غوث العالم صفحہ ۷۴ تا ۷۷

صحائف اشرفی حصہ اول ۱۱۵ تا ۱۱۸

سید اشرف جہانگیر سمنانی علمی دینی اور روحانی خدمات صفحہ ۱۷۳ تا ۲۰۶

http://www.alahazrat.net/islam/syed-makhdoom-ashraf-jahangir-simnani.php





کرامت کیسے کہتے ہیں؟

فرمایا سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ نے کہ کرامت خلاف عادت ہے کہ ظاہر ہوتی ہے اس گروہ سے اور ہر موافق ارادہ اور غیر ارادہ کے۔ (بحوالہ: لطائف اشرفی)

کرامت ۱:

حضرت محبوب یزدانی رضی اللہ عنہ کی کرامات اور خوارق عادات اس قدر ہیں کہ بیان نہیں کیا جاسکتا ہے مگر حصول برکت کے لئے بعض کرامتوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

جب پیر علی بیگ حضرت کی دعا سے ایک مہم کو فتح کر کے واپس آیا تو اس کے لشکر میں ایک بوڑھا شخص تھا جو سالہا سال سے گھاس لایا کرتا تھا اس نے نہایت حسرت کے ساتھ یہ کہا کہ آج یوم عرفہ ہے حاجی اپنے کعبہ مقصود کو پہونچے ہوں گے کیا اچھا ہوتا کہ میں بھی اس دولت سے سرفراز ہوتا؟

حضرت محبوب یزدانی رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا کیا تم حج کرنا چاہتے ہو؟

اس نے عرض کیا اگر یہ دولت نصیب ہوتی تو کیا ہی اچھا ہوتا۔

حضرت نے فرمایا آؤ۔

وہ شخص آیا۔

حضرت نے اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا اور فرمایا کہ جاؤ۔

فوراً اس فرمان کے وہ کعبہ شریف پہونچ گیا اور مناسک حج ادا کی اور تین روز تک کعبہ شریف میں رہا اس کو خیال ہوا کہ کوئی شخص مجھ کو میرے وطن پہونچا دیتا۔ اس خیال کے آتے ہی اس نے حضرت محبوب یزدانی رضی اللہ عنہ کو وہاں دیکھا ،قدموں پر گر پڑا۔ سر اٹھایا تو اپنے گھر وطن موجود تھا۔ سبحان اللہ کیا تصرف علی الحقیقت ہے۔

(بحوالہ: لطائف اشرفی، صحائف اشرفی)

کرامت ۲:

حضرت محبوب یزدانی رضی اللہ عنہ جب احمد آباد گجرات میں تشریف رکھتے تھے، آپ کے اصحاب ہمراہی تفریحاً سیر کو چلے گئے، ایک باغ میں گزر ہوا اس میں حسین معشوقوں کا مجمع تھا، اس جماعت میں ایک فقیر نہایت حسین مہ جبیں دیکھا گیا، حضرت کے ہمراہی اس فقیر کو دیکھنے لگے۔

ایک شخص نے کہا ذرا بت خانہ کے اندر جا کر دیکھو جو نگار خانہ چین سے ایک ایک حسین تصویر پتھر کی تراش کر بنائی ہیں۔

سب لوگ بت خانہ میں دیکھنے گئے۔ مولانا گلخنی بھی اس جماعت میں تھے، جب بت خانہ میں گئے ایک عورت کی تصویر حسین مہ جبین پتھر کی تراشی ہوئی نظر آئی۔ دیکھتے ہی ہزار جان سے اس پر عاشق ہو گئے۔ بت کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہنے لگے کہ اٹھ چل۔

ہر چند یاران صحبت نے نصیحت کی ان پر کچھ اثر نہ ہوا۔

مولانا روم فرماتے ہیں کہ

عاشقی پیداست از زاری دل نیست بیماری چوں بیماری دل

حضرت عشق نے جب اپنا اثر دکھایا، صبر و قرار، ہوش و حواس، شرم و حیا سب کے سب کنارہ کش کر دیا۔ چند روز بے آب و دانہ اس بت ناز نین کا ہاتھ پکڑے ہوئے کھڑے رہے، جب اس حالت کا عرصہ گزر گیا حضرت محبوب یزدانی رضی اللہ عنہ کے خدمت میں ان کی حالت عرض کی گئی۔

فرمایا میں خود جاؤں گا اور اس کو دیکھوں گا جب تشریف لے گئے بہت سے لوگ حضرت کے ہمراہ چلے، جب آپ نظر مبارک مولانا گلخنی پر پڑی عجیب حالت بے خودی میں دیکھا کہ کسی آدمی پر ایسی مصیبت صدمہ عشق نہ ہو۔ مولانا گلخنی کی یہ حالت دیکھ کر حضرت محبوب یزدانی رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا کہ کیا خوب ہوتا کہ اس صورت سنگین میں روح سما جاتی اور زندہ ہو جاتی۔

زبان مبارک سے یہ فرمانا تھا کہ اس صورت میں جان آگئی اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی، جتنے لوگ اس مجمع میں حاضر تھے سب نے شور سبحان اللہ بلند کیا اور کہا کہ مرُدوں کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام جلا دیتے تھے۔ حضرت کی یہ کرامت اعجاز عیسوی کی مظہر ہے۔

حضرت محبوب یزدانی رضی اللہ عنہ نے مولانا گلخنی کا نکاح اس بتِ ناز نین سے کر دیا اور ولایت گجرات انکے سپرد کر کے وہیں ٹھہرا دیا۔ ابولفضائل حضرت نظام الدین یمنی جامع ملفوظ لطائف اشرفی فرماتے ہیں کہ اس بت سنگین سے جو اولاد پیدا ہوتی تھی اس کے ہاتھ کی چھنگلیاں میں ایک گروہ پتھر کی پیدائشی ہوتی تھی۔ یہ علامت نسل مادری بچوں میں ہوتی تھی۔ (بحوالہ: لطائف اشرفی۔ صحائف اشرفی)

کرامت ۳:

حضرت محبوب یزدانی رضی اللہ عنہ دارالسلطنت روم میں عرصہ تک قیام فرماتے تھے اور ہمراہیوں کے لئے ایک خانقاہ بنائی تھی اور اس کے پہلو میں ایک خلوت خانہ تیار کر دیا تھا کہ وہاں خود آرام فرماتے تھے ایک دن سلطان دلد کے صاحبزادے نے جو حضرت مولانا رومی کے سجادہ نشین تھے حضرت محبوب یزدانی رضی اللہ عنہ کی دعوت کی اور بہت سے مشائخ کو اس دعوت میں بلایا۔ شیخ الاسلام نے جو بڑے عالم و فاضل تھے اور کسی قدر حضرت کے بارے میں نقطہ چینی دل میں رکھتے تھے، دل میں ٹھان لیا کہ جب حضرت سید سمنانی اس مجلس میں تشریف لائیں تو وہ مشکل مسئلہ ان سے پوچھوں کہ جس کے جواب سے وہ عاجز ہوں۔

جب حضرت کے قدم مبارک نے محفل میں جانے کی راہ اختیار کی اور جب تک حضرت دروازہ پر پہونچیں، ناگاہ شیخ الاسلام کی نگاہ میں ایسا نظر آیا کہ ایک صورت حضرت کی شکل میں حضرت کے جسم سے باہر نکلی اور ایک صورت سے دوسری پیدا ہوئی۔ اسی مثل کے سو شکلیں شیخ الاسلام کے نظر میں ظاہر ہوئیں۔ مخدوم زادہ رومی استقبال کے لئے دروازے پر آئے اور بڑی عزت سے آپ کو لیا اور سب سے بلند تخت پر آپ کو بٹھلایا۔

شیخ الاسلام کی طرف رخ کر کے حضرت حضرت محبوب یزدانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان میں سے کس صورت سے تم مسئلہ تو پوچھتے ہو۔ اس بات کے سنتے ہی ان میں اس قدر ہیبت کا غلبہ ہوا کہ گویا آسمان و زمین ٹکر کھا گئے۔

شیخ الاسلام بے اختیار اٹھے اور حضرت مخدوم زادہ رومی کو اپنا مددگار اور شفیع بنایا اور حضرت کے قدم پر سر ڈال دیا اور عرض کیا کہ عذر خواہ ہوں تقصیر معاف فرمایئے۔

فرمایا چوں کہ مخدوم رومی کو درمیان میں لائے ہو تو اب نہ ڈرو ورنہ تمہیں بتا دیا جاتا لیکن اس کے بعد کسی شخص کو اس گروہ کے اور کسی درجہ کے صوفی کو بھی نظر انکار سے نہ دیکھنا۔

دیدارِ صحابی رسول ﷺ

غوثیت کے اعلیٰ ترین مرتبے پر فائز ہونے کے علاوہ حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ نے حضرت سیدنا ابو الرضا حاجی رتن ابن ہندی رضی اللہ عنہ جو صحابی رسول ﷺ تھے، کے دیدار و ملاقات کا شرف بھی حاصل فرمایا۔

چنانچہ حضرت مخدوم سمنانی رضی اللہ عنہ ہی کا ارشاد ہے :"وقتی کہ ایں بملازمت حضرت ابوالرضا رتن رسید داز انواع لطائف ایشاں بہرمند شدہ یک نسبت خرقہ ایں فقیر بحضرت رتن میرسد وادرا بحضرت رسول اللہ ﷺ۔

(بحوالہ: لطائف اشرفی جلد ا ص ۳۷۸)

اس لحاظ سے آپ تابعی ہوئے اور اس امتیازی وصف نے حضرت مخدوم قدس سرہ کی ذات گرامی کو جملہ مشائخ کے درمیان منفرد اور بے مثال بنادیا۔ حضرت حاجی رتن رضی اللہ عنہ کے تفصیلی حالات کے لئے ملاحظہ ہو:

(علامہ ابن حجر عسقلانی کی کتاب "الاصابۃ فی معرفۃ الصحابۃ" جلد اول صفحہ ۲۲۵ تا ۲۳۲)

حضرت شیخ ابولرضا بابا رتن ہندی رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا کچھ لوگوں نے انکار کیا ہے اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ وہ ہجرت نبوی سے تین سو بیس سال بعد پیدا ہوئے صاحب مراۃ الاسرار نے ان انکار کرنے والوں میں میر جمال الدین محدث کا نام ذکر کیا ہے لیکن ہمارے نزدیک دو مستند ہستیاں اس بات پر شاہد ہیں ایک حضرت شیخ علاؤ الدولہ سمنانی اور دوسرے غوث العالم محبوب یزدانی سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ النورانی مکتوبات اشرفی میں سید اشرف جہانگیر سمنانی السامانی نے ۲۸ویں مکتوب میں ان کا ذکر ہے۔

بہرحال حضرت بابا رتن ہندی رضی اللہ عنہ کی صحابیت مسلم ہے اس کے دلائل ملاحظہ ہوں۔

ا. بابا رتن ہندی رضی اللہ عنہ کا قصہ جو ۶۰۰ ہجری میں ظاہر ہوا اور دعویٰ لقائے نبوی ﷺ کیا۔ نفحات الانس صفحہ میں مذکور ہے۔ (نفحات الانس صفحہ ۶۵۶ از حضرت مولانا نورالدین عبدالرحمن جامی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ)

۲. حضرت شیخ عبدالرحمٰن چشتی صابری عباسی العلوی علیہ الرحمہ (المتوفی ۱۰۹۴ ہجری) فرماتے ہیں کہ لیکن ہمارے لئے دو عارف کامل گواہ کافی ہیں ایک حضرت رکن الدین علاؤالدولہ سمنانی جنھوں نے اس روایت کی تصدیق کی ہے اور دوسرے حضرت میر سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ۔ مزید آپ فرماتے ہیں کہ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کیونکہ حضرت خضر اور حضرت الیاس علیہ السلام نے بھی حیات جاودان پائی ہے۔

(بحوالہ: مراۃ الاسرار صفحہ ۶۵۷)

۳. حضرت علامہ مجدالدین شیرازی صاحب قاموس نے ان کو صحابہ میں شمار کرتے ہیں۔

۴. حضرت شیخ علاؤالدولہ سمنانی قدس سرہ النورانی اور غوث العالم محبوب یزدانی سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ النورانی کا ان سے ملاقات کرنے اور اس پر فخر کرنے اور نسبت اخذ خرقہ کا ان سے ثابت کرنے قصص لطائف اشرفی میں مذکور ہیں۔ (بحوالہ: طویل العمر لوگ صفحہ ۱۹۔ ہندوپاک نگاہ نبوت میں صفحہ ۲۳ تا ۲۶)

وصال مبارک

حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی نے اپنی زندگی سیاحت و تبلیغ دین میں گزاری اور سیاحت کے دوران کئی سو بزرگان دین سے فیض حاصل کیا۔ ۸۰۸ میں ہندوستان میں ہندوؤں کے مقدس مقام اجودھیا کے قریب پہنچے اور کچھوچھہ شریف میں اپنی خانقاہ قائم کی۔ محرم الحرام کا چاند دیکھ کر آپ نے بڑی طمانیت کا اظہار فرمایا اور ارشاد فرمایا "کاش جد مکرم حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی موافقت جلد نصیب ہوتی اسکے بعد آپ کی طبعیت ناساز ہوگئی اور آپ بستر علالت پر دراز ہوگئے اور آپ نے مریدین کو بلا کر فرمایا میں چاہتا ہوں کہ میری قبر میری زندگی میں تیار ہو جائے۔ حسب الحکم لحد مبارک تیار کی گئی اور اس وقت نصف محرم گزر چکا تھا آپ ایک قلم اور کاغذ لے کر قبر میں تشریف لے گئے اور وہاں بیٹھ کر مریدین کے لئے ہدایت نامہ تحریر فرمایا جس میں اپنے عقیدے اور مسلک کی وضاحت فرمائی اور مریدین کو راہ سلوک طے کرنے دین کے احکام پر پوری استقامت کے ساتھ عمل کرنے اور شریعت اور طریقت پر عمل کرنے کی سخت تاکید فرمائی یہ ہدایت نامہ رسالہ قبریہ کے نام سے مشہور ہے۔

آپ نے اپنے حجرہ خاص میں مریدین اور خلفاء کی موجودگی میں حضرت سید عبدالرزاق نورالعین کو طلب فرمایا اور انکو خرقہ مبارک تاج اشرفی اور تبرکات خاندانی عطا فرما کر اپنا جانشین مقرر فرمایا۔ ظہر کے وقت آپ نے نورالعین کو امامت کا حکم دیا اور خود انکی اقتداء میں نماز پڑھی۔ نماز کے بعد آپ خانقاہ میں رونق افروز ہوگئے اور سماع کا حکم فرمایا قوالوں نے شیخ سعدی کے اشعار پڑھے ایک شعر پر آپ کو کیفیت طاری ہوگئی اور اسی وجد کی کیفیت میں خالق حقیقی کے دربار اقدس میں پہنچ گئے۔ آپ کا مزار پرانوار کچھوچھہ شریف ضلع فیض آباد یوپی میں مرجع خلائق ہے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی اپنی کتاب الاخبار الاخیار میں فرماتے ہیں کہ آپکا مزار کچھوچھہ شریف میں ہے یہ بڑا فیض کا مقام ہے اس علاقے میں جنات کو دور کرنے کے لئے آپ کا نام لینا تیر بہدف ہے۔

آپ کا مزار مبارک کچھوچھہ شریف میں آج بھی مرجع خلائق ہے اگرچہ مخدوم سمنانی کے وصال مبارک کو چھ سو سال سے زائد عرصہ گذر چکا ہے لیکن آج بھی آپکی یاد لوگوں کے دلوں میں موجود ہے آپ کا عرس مبارک ہر سال ۲۶ تا ۲۸ محرم الحرام کو کچھوچھہ شریف میں نہایت شان وشوکت سے منایا جاتا ہے۔ جس میں ہندوستان پاکستان، بنگلہ دیش اور نیپال کے علاوہ دیگر ممالک سے بھی لوگ وہاں جاکر شرکت کرتے ہیں۔

سلسلہ اشرفیہ

حضرت مخدوم الآفاق حاجی الحرمین مولانا ابوالحسن سید عبدالرزاق نورالعین علیہ الرحمہ حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کی خالہ زاد بہن کے صاحبزادے، مرید صادق، خلیفہ اعظم اور نسبًا خانوادہ غوثیہ کے چشم چراغ تھے۔ (صحائف اشرفی صفحہ ۱۲۹)

حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی کی نسبت سے یہ سلسلہ اشرفیہ کہلاتا ہے۔ حضرت مخدوم سمنانی نے کیونکہ مناکحت نہیں فرمائی تھی اس لئے کوئی صلبی اولاد حضرت نے نہیں چھوڑی حضرت شاہ عبدالرزاق نورالعین حضرت کے روحانی فرزند خلیفہ اول اور پہلے سجادہ نشین تھے اس لئے آپکی اولاد ہی حضرت مخدوم کی اولاد کہلاتی ہے۔ اور اسی نسبت سے یہ خاندان خاندان اشرفیہ اور اس کے مریدین کا سلسلہ، سلسلہ اشرفیہ کہلاتا ہے۔ اس سلسلہ اشرفیہ میں وقتاً فوقتاً بڑی علمی و روحانی جلیل القدر ہستیاں گذری ہیں جن میں حضرت شیخ مبارک بودلے علیہ الرحمہ (پیرو مرشد نظام الدین بندگی میاں امیٹھوی و ملک محمد جائسی)، ملا علی قلی اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ (استاذ ملا نظام الدین فرنگی محلی) ، ہم شبیہ غوث الاعظم محبوب ربانی حضرت ابو احمد محمد علی حسین اشرفی المعروف اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ، عالم ربانی سلطان الواعظین سید احمد اشرف اشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ ، حضرت محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ، حضور سرکار کلاں سید مختار اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ، مجاہد دوراں سید محمد مظفر حسین علیہ الرحمہ، قطب ربانی حضرت ابو مخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ، صوفی ملت سید امیر اشرف اشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ، اشرف العلماء سید محمد حامد اشرف اشرفی علیہ الرحمہ ، حکیم الملت سید شاہ قطب الدین اشرف اشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ ، شیخ اعظم سید شاہ محمد اظہار اشرف اشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور اشرف المشائخ حضرت ابو محمد شاہ سید محمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔ سلسلہ اشرفیہ کو یہ فخر حاصل ہے کہ اس سے تعلق رکھنے والے مریدین ومعتقدین اسوقت پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں جن میں علماء ومشائخ بھی کثیر تعداد میں شامل ہیں۔

پیغام اعلیٰ حضرت

امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

پیارے بھائیو! تم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھولی بھالی بھیڑیں ہو بھیڑیئے تمہارے چاروں طرف ہیں یہ چاہتے ہیں کہ بہکا دیں تمہیں فتنے میں ڈال دیں تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں ان سے بچو اور دور بھاگو، دیوبندی ہوئے، رافضی ہوئے، نیچری ہوئے، قادیانی ہوئے، چکڑالوی ہوئے غرض کتنے ہی فتنے ہوئے اور ان سب سے نئے گاندھوی ہوئے جنہوں نے ان سب کو اپنے اندر لے لیا یہ سب بھیڑیئے ہیں تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں ان کے حملوں سے اپنا ایمان بچاؤ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم رب العزت جل جلالہ کے نور ہیں حضور سے صحابہ روشن ہوئے، تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے، ان سے آئمہ مجتہدین روشن ہوئے ان سے ہم روشن ہوئے اب ہم تم سے کہتے ہیں یہ نور ہم سے لے لو ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو وہ نور یہ ہے کہ اللہ ورسول کی سچی محبت ان کی تعظیم اور ان کے دستوں کی خدمت اور ان کی تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت جس سے خدا اور اس کی شان میں ادنی توہین پاؤ پھر وہ کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً جدا ہو جاؤ جس کی بارگاہ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ کیسا ہی معظم کیوں نہ ہو، اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔ (وصایا شریف ص ۱۳ از مولانا حسنین رضا)

چند وظیفے

بعد نماز فجر	:	یا عزیز یا اللہ اکیسو مرتبہ
بعد نماز ظہر	:	یا کریم یا اللہ اکیسو مرتبہ
بعد نماز عصر	:	یا جبار یا اللہ اکیسو مرتبہ
بعد نماز مغرب	:	یا ستار یا اللہ اکیسو مرتبہ
بعد نماز عشاء	:	یا غفار یا اللہ اکیسو مرتبہ

ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی ایک مرتبہ، کلمہ توحید یعنی لا الہ اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمدوھوعلی کل شیئ قدیر دس مرتبہ، یا بلند آواز سے کم از کم تین بار۔ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ، الحمد للہ ۳۳ مرتبہ، اللہ اکبر ۳۴ مرتبہ، کلمہ تمجید یعنی سبحان اللہ و الحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ایک مرتبہ پڑھا کرے۔ درود شریف جس قدر زیادہ پڑھ سکے پڑھا کرے۔

درود شریف یہ ہے

اللھم صلی وسلم علی سیدنا محمد وعلی ال سید نا محمد کما تحب وترضیٰ بان تصلی علیہ صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم

درود شریف

اللھم صلی علی سیدناومولانامحمدوسیدناادم وسیدنانوح وسیدناإبراهيم وسیدناموسی وسیدناعیسی وما بینهم من النبیین والمرسلین صلوات الله و سلامه عليهم اجمعین اللهم صلی علی سیدناجبرائیل وسیدنامیکائیل وسیدنا إسرافيل وسیدناعزرائیل وحملة العرش وعلی الملائکة والمقربین وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین صلوات اللہ وسلامه علیهم اجمعین

بڑے پیمانے سے ثواب ملنا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَأَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ

جو شخص چاہے کہ اس کو بڑے پیمانے سے ثواب دیا جائے تو اس کو چاہئے کہ یہ درود شریف پڑھے۔

مال و دولت میں برکت

اَللّٰھُمَّ، صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ، وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ (روح البیان)

جو شخص اس درود شریف کو پڑھے گا اس کی مال دولت رات دن بڑھے گا۔

ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَی اللہ عَنَّا مُحَمَّدًا بِمَا ھُوَ أَھْلُہٗ

(الطبراني في المعجم الأوسط ١/ ٨٢)

یہ درود شریف پڑھنے والے کے لیے ستر (٧٠) فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔

استغفار اولیاء

استغفر اللہ ربی من کل جمیع ما کرہ اللہ قولا فعلا سمعا ناظرا

ولا حول ولا قوۃ اللہ با اللہ العلی العظیم

روزانہ سو بار پڑھنے والا چند سالوں کے بعد گناہوں سے محفوظ فرمالیا جاتا ہے۔

ہر حاجت کے لئے

قلت حیلتی انت وسیلتی ادرکنی یا رسول اللہ ﷺ

اے اللہ کے رسول ﷺ ! میرے حیلے ختم ہوگئے آپ ہی میرا وسیلہ ہیں مجھے سنبھالیے۔

اٹھتے، بیٹھتے چلتے پھرتے باوضو، بے وضو پڑھتے رہیئے ان شاء اللہ ناکامی نہیں ہوگی۔

استغفار ملائکہ

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ استغفر اللہ

روزانہ سو بار پڑھنے والا رزق وسیع پاتا ہے۔

دو سجدوں کے درمیان کی دعائیں

رب اغفرلی، رب اغفرلی، رب اغفرلی (سنن ابی داؤد)

اے میرے رب! مجھے معاف کر دے، اے میرے رب! مجھے معاف کر دے، اے میرے رب! مجھے معاف کر دے۔

اللهم اغفرلی وارحمنی واهدنی واجبرنی

وعافنی وارزقنی وارفعنی

اے اللہ عزوجل! مجھے معاف کر دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے، میرے نقصان پورے کر دے، مجھے عافیت دے، مجھے رزق دے اور مجھے بلندی عطا فرما۔ (سنن ابی داؤد، جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ)

پریشانی اور صدمے کے وقت کی دعا

یا حی یا قیوم بارحمتك اسغیث

اے زندہ! اے قیوم! میں تیری رحمت کے ساتھ مدد کا طلبگار ہوں۔ (سنن ترمذی)

مزار پر حاضری کا طریقہ

فرمانِ امام اہلسنت سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ:

زیارت قبر میت کے مواجہ میں کھڑے ہو کر اور اس طرف سے جائے کہ اس کی نگاہ سامنے ہو، سرہانے سے نہ آئے کہ سر اٹھا کر دیکھنا پڑے۔ سلام و ایصال ثواب کے لیے اگر دیر کرنا چاہتا ہے رُوبرو قبر کے بیٹھ جائے اور پڑھتا رہے یا ولی کا مزار ہے تو اس سے فیض لے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(فتاویٰ رضویہ جلد۹ صفحہ ۵۳۵)

مزار پر دعا کا طریقہ

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ فاتحہ کے بعد زائر صاحبِ مزار کے وسیلے سے دعا کرے اور اپنا جائز مقصد پیش کرے پھر سلام کرتا ہوا واپس آئے۔ مزار کو نہ ہاتھ لگائے نہ بوسہ دے۔ طواف باالاتفاق ناجائز ہے اور سجدہ حرام ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۹ صفحہ ۵۲۲)

مزار شریف یا قبر پر پھولوں کی چادر ڈالنے میں شرعاً حرج نہیں بلکہ نہایت ہی اچھا طریقہ ہے۔

فائدہ

قبروں پر پھول ڈالنا کہ جب تک وہ تَر رہے گا تسبیح کریں گے اس سے میت سے کا دل بہلتا ہے اور رحمت اترتی ہے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ قبروں پر پھولوں کا رکھنا اچھا ہے۔

دیگر حوالہ جات یہ ہے......

فتاویٰ ہندیہ جلد ۵ صفحہ ۳۵۱،

فتاویٰ امام قاضی خاں

امداد المفتاح

ردالمختار جلد ا صفحہ ۶۰۶

فتاویٰ رضویہ جلد ۹ صفحہ ۱۰۵

مزار پر چادر چڑھانا

مزار پر جب چادر موجود ہو خراب نہ ہوئی ہو بدلنے کی حاجت نہیں تو چادر چڑھانا فضول ہے بلکہ جو دام اس میں صرف کریں اللہ کے ولی کو ایصال ثواب کرنے کے لئے کسی محتاج کو دیں۔

(احکام شریعت حصہ اول صفحہ ۴۲)

آج ہم چادر چڑھانے کو ہی سب کچھ سمجھ لیا ہے اور ڈھول تاشے کے ساتھ چادر لے کر جاتے ہیں یہ غیر شرعی اور غلط طریقہ ہے۔ اس طرح کے رواجوں کا اسلام میں کوئی جگہ نہیں ہے۔

پیڑ، دیوار یا تاک پر فاتحہ دلانا

لوگوں کا کہنا ہے کہ فلاں پیڑ پر شہید (یا کوئی بزرگ) رہتے ہیں اور اس پیڑ یا دیوار یا تاک کے پاس جاکر مٹھائی، چاول (یا کسی چیز) پر فاتحہ دلانا، ہار پھول ڈالنا، لوبان یا اگر بتی جلانا اور منتیں ماننا، مرادیں مانگنا یہ سب باتیں واہیات، بیکار، خرافات اور جاہلوں والی بے وقوفیاں اور بے بنیاد باتیں ہیں۔ (احکام شریعت حصہ ا صفحہ ۲۲)

کسی بزرگ یا شہید یا ولی کی حاضری یا سواری آنا

اسی طرح یہ سمجھنا کہ فلاں آدمی یا عورت پر کسی بزرگ یا شہید یا ولی کی حاضری ہوتی یا سواری آتی ہے یہ بھی فضول اور جاہلوں کی گڑھی ہوئی بات ہے کسی انسان کے کسی بھی طرح سے مرنے کے بعد اسکی روح کسی انسان یا کسی چیز میں نہیں آسکتی، جو جنتی ہیں ان کو اس طرح کی ضرورت نہیں اور جو جہنمی ہیں وہ آنہیں سکتے، جنات اور شیطان ضرور کسی چیز یا کسی جانور یا کسی انسان کے جسم کو گمراہ کرنے کے لیے آسکتے ہیں۔ ہمزاد بھی شیطان جنات میں سے ہوتا ہے جو ہر انسان کے ساتھ پیدا ہوتا ہے زندگی بھر اسکے ساتھ رہتا ہے اور اس انسان کے مرنے کے بعد یا زندگی میں ہی کسی بچے یا بڑے کے جسم میں گھس کر اسکی زبان بولتا ہے، اسی کو جاہل مسلمان دوسرا جنم اور پچھلے جنم کی بات سمجھ لیتے ہیں۔

اللہ جل جلالہ ہمیں سیدھے راستے پر چلائے یعنی انبیاء، شہداء، صدیقین، صالحین ور اولیاء کرام کے راستے پر چلائے اور شریعت کا پابند بنائے۔ آمین

فاتحہ سلطان الاولیاء محبوب یزانی وعبدالرزاق نورالعین قدس سرہ

بروح اقدس حضرت سلطان الاولیاء درۃ تاج الاصفیاء عمدۃ الکاملین زندۃ الواصلین، عین عیون محققین، وارث علوم انبیاء و مرسلین، کان عرفان، جان ایمان، منبائے خاندان چشتیہ، منشائے دودمان بہشتیہ، تارک المملکۃ و الکونین، مرشد الثقلین، اولاد حسین شہید کربلا، رنوردیدہ فاطمہ زہرا، جگر گوشہء علی مرتضےٰ، نبیرہ حضرت محمد مصطفے، سالک طرق طریقت، مالک ملک حقیقت، مقتدائے اولیاء روزگار، پیشوائے اصفیاء کبار، صدر بارگار کرامت مقتدائے کنتم خیر امۃ اخرجت واقف رموز حقائق الہی، کاشف و قائق لا متناہی، سیمرغ قاف قطع علائق، شہباز فضائے حقائق، شمع شبستان ہدایت، مہر انور اوج ولایت، ملاذ ارباب شوق و عرفاں، معاذ اصحاب ذوق وجداں، مقتدیٰ الانام، شیخ الاسلام، حافظ قراءت سبعہ جہاں گست

حدود اربعہ، مقیم سرا و قات جلال مہبط تجلیات جمال الذی من اقتدی بہ فقد اھتدی و من خالف فقد ضل و غویٰ متابعوۃ سالکون و مخالوۃ ھالکون وھو الواقففی مقام القطبیۃ والمتمکن فی مرام الغوثیہ، مظہر صفات ربانی، مورد الطاف سبحانی حضرت شاہ مردان ثانی مخاطب بہ خطاب محبوب یزدانی، سیدنا و مولانا و شفاء صدورنا و طیب قلوبنا مقتدائے اولیاء کثیر حضرت امیر کبیر مخدوم سلطان سید اشرف جہانیاں جہانگیر سمنانی السامانی نور بخشی النورانی سرہ العزیز و بروح اقدس حضرت قدوۃ الابرار عمدۃ الاخیار سروگلستاں حسنی الحسینی، نہال بوستاں بنی المدنی نور دیدہ حضرت محبوب سبحانی سرور سینہ سید عبد القادر جیلانی، مظہر اسرار اشرفی، منظر انظار شگرفی حاجی الحرمین الشریفین، مخاطب بہ خطاب نور العین، زبدۃ الآفاق مرضی الاخلاق مہبط انوار مشیخت علی الاطلاق حضرت سید عبد الرزاق نور العین رضی اللہ عنہ مع جمیع خلفاء و مریداں یکبار فاتحہ و سہ بار اخلاص با صلوات بخوانید۔

دعوت عمل

۱. ایمان کی حفاظت کے لئے اعلی حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ اور دیگر علماء اہلسنت و جماعت کی کتابوں کا مطالعہ کیجئے۔ جو حضرات خود نہ پڑھ سکیں وہ اپنے پڑھے لکھے بھائی سے درخواست کریں کہ وہ پڑھ کر سنائے۔
۲. فرائض و واجبات کی ادائی کو ہر کام پر اولیت دیجئے اس طرح حرام و مکروہ کاموں اور بدعات سے اجتناب کیجئے کہ اسی میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔
۳. فریضۂ نماز، روزہ، حج اور زکوۃ تمام تر کوشش سے ادا کیجئے کہ کوئی ریاضت اور مجاہدہ ان فرائض کی ادائی کے برابر نہیں ہے۔
۴. پنجگانہ نمازیں اپنے قریب کے مسجدوں میں ادا کریں اور امام صاحب کا بھی خیال رکھا کریں کیونکہ وہ قوم کا رہبر و رہنماء ہے۔
۵. خوش اخلاقی، حسن معاملہ اور وعدہ وفائی کو اپنا شعار بنایئے۔

٦. قرض ہر صورت میں ادا کیجئے کہ شہید کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں لیکن قرض معاف نہیں کیا جاتا ہے۔

٧. قرآن کی تلاوت کیجئے اور اس کے مطالب سمجھنے کے لیے کلام پاک کا بہترین ترجمہ کنزالایمان ازامام احمد رضا خان علیہ الرحمہ پڑھ کر ایمان تازہ کیجئے۔

٨. فاتحہ، عرس، میلاد شریف اور گیارہوں شریف یا خواجہ کی چھٹی شریف کی تقریبات میں کھانے، شیرینی اور پھلوں کے علاوہ علمائے اہل سنت کی تصانیف بھی تقسیم کیجئے۔

٩. اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے احکام و فرامین جاننے، ان پر عمل کرنے اور دوسروں تک پہونچانے کے لئے تمام سنی تنظیموں اور تحریکوں شمولیت اختیار کیجئے۔

١٠. ہر شہر میں سُنّی رسالے، لیٹریچر یا کتابیں فراہم کرنے کے لئے کتب خانہ قائم کیجئے یہ تبلیغ بھی ہے اور بہترین تجارت بھی۔

١١. اسلامی بہنوں کی تعلیم و تربیت کے لیے کم سے کم ہر ماہ اپنے قرب و جوار میں اجتماعات کا اہتمام کیجئے۔

١٢. مزارات پر الٹی سیدھی حرکتیں کرنا مثلاً بے پردہ عورتوں کا جانا، ناچ گانا کرنا، چرس پینا، جگہ جگہ جعلی عاملوں اور جعلی پیروں کی بورڈ ہونا وغیرہ۔ ان سب کاموں کو اہلسنت و جماعت پر ڈال کر بدنام کرے کی ناپاک کوشش کی جاتی ہے لہذا ان تمام خرافاتوں سے پاک کرنے کی بھرپور کوشش کریں۔

١٣. کوئی شخص مزارات اولیاء پر جا کر سجدہ یا طواف کرتا ہے تو اسے سختی سے روکا جائے اور انہیں اہلسنت و جماعت کی تعلیمات سے آگاہ کیا جائے۔

١٤. آل انڈیا علماء مشائخ بورڈ کی رکنیت قبول کیجئے، رکنیت فارم دفتر سے طلب کیجئے۔

آخر میں.....................................

اللھم اختم لنا بحسن الخاتمہ ولاتختم علینا بسوء الخاتمہ اللھم ارزقنی شھادۃ فی سبیلك واجعل موتی فی بلد رسول لك صلی اللہ علیہ وسلم وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین برحمتك یا ارحم الراحمین

موت آئے در نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سیدؔ
ورنہ تھوڑی سی زمیں ہو شہ سمناں کے قریب

فقیر قادری گدائے اشرفؔ سمناں

آلِ رسول احمد الصدیؔقی الاشرؔفی القاؔدری کٹیہاؔری

(المملکۃ العربیۃ السعودیہ)

۱۰ شعبان المعظم ۱۴۳۶ ہجری بروز جمعۃ المبارک

Please Like, Download, Share and Subscribed
For Eisal e Sawaab All Muslims (Sunni Muslims)

YouTube Channel
http://www.youtube.com/c/AaleRasoolAhmad
Follow on twitter
www.twitter.com/aaleashrafi
Email
aalerasoolahmad@gmail.com
Facebook: www.facebook.com/aalerasoolahmad
Blogger
www.aalerasoolahmad.blogspot.com
Scribd: www.scribd.com/aale8rasool8ahmad
Slideshare: www.slideshare.net/mdalerasool
Priterest: www.pinterest.com/aalerasoolahmad

Note: if you find any typing mistake or wrong reference Please inform above address In Sha Allah I will edit very soon. جزاک اللہ خیرا واسعا

Introduction to AIUMB

All India Ulama & Mashaikh Board (AIUMB) has been established with the basic purpose of popularizing the message of peace of Islam and ensuring peace for the country and community and the humanity. AIUMB is striving to propagate Sunni Sufi culture globally .Mosques, Dargahs, Aastanas, and Khanqwahs are such fountain heads of spirituality where worship of God is supplemented with worldly duties of propagating peace, amity, brotherhood and tolerance.

AIUMB is a product of a necessity felt in the spiritual, ethical and social thought process of Khaqwahs.Khanqwahs also have made up their mind to update the process and change with the changing times. As it is a fact that Khanqwahs cannot ignore some of the pressing problems of the community so the necessity to change the work culture of these centers of preaching and learning and healing was felt strongly. AIUMB condemns all those deeds and words that destabilize the country as it is well known that this religion of peace never preaches hatred .Islam is for peace. Security for all is the real call. AIUMB condemns violence in

all its form and manifestation and always ready to heal the wounds of all the mauled and oppressed human beings. The integral part of the manifesto of AIUMB is peace and development. And that is why Board gives first priority to establish centers of quality modern education in Sunni Sufi dominated ares of the country. The other significant objectives of the Board are protection of waqf properties, development of Mosques, Aastanas, Dargahs and Khanqwahs.

This Board is also active in securing workable reservation for Muslims in education and employment in proportion to their population. For this we have been organizing meetings in U.P, Rajasthan, Gujrat, Delhi, Bihar, West Bengal, Jharkhand, Chattisgadh, Jammu& Kashmir, and other states besides huge Sunni Sufi conferences and Muslim Maha Panchayets . Sunni conference (Muradabad 3rd Jan 2011)Bhagalpur(10th May 2010) and Muslim Maha Panchayet at Pakbara Muradabad (16th October 2011) and also Mashaikh e tareeqat conference of Bareilly (26th November 2011) are some of the examples.

HISTORICAL FACT AND THE NEED OF THE HOUR

The history of India bears witness to that fact that when Alama Fazle Haq Khairabadi gave the clarion call to fight for the freedom of our country all the Khanqahs and almost all the Ulama and Mashaikh of Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat rose in unison and gave proof of their national unity and fought for Independence which resulted in liberation of our country from British rule.

But after gaining freedom, our Khanqahs and The Ulama of Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat went back to the work of dawa and spreading Islam, thinking that the efforts that were undertaken to gain freedom are distant from religion and leaving it to others to do the job. Thus the Independence for which our Ulama and Mashaikh paid supreme sacrifice and laid down their lives resulted in us being enslaved and thereby depriving us legimative right to participate in the governance of our country.

After the Independence hundreds of issues were faced by the Umma, whether religious or economic were not dealt with in a proper way and we kept lagging behind. During the lat 50 years or so a handful of people of Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat could become MLA's, MP's and minister due to their individual efforts lacking all along solid organized community backing as a result of which Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat remained disassociated with the Government machinery and we find that we have not been able to found foothold in the Waqf Board, Central Waqf Board, Hajj Committee, Board for Development of Arbi, Persian & Urdu or Minorities Commission. Similarly when we look towards political parties big or small we see a specific non-Sunni lobby having strong presence. In all the Institution mentioned above and in all political parties Sunni presence is conspicuous by its absence.

Time and again Ulama and Mashaikh have declared that the Sunni's constitutes a total of approximately 75% of all Muslim population. This assertion have lived with us as a mere slogan and we have not been able to assert ourselves nor have we made any concerted efforts to do so.

It is the need of the hour that The Ulama and Mashaikh should unite and come on single platform under the banner of Ahl-E- Sunnah Wal-Jamaat to put forward their message to the Sunni Qaum. To propagate our message Sunni conferences should be held in the District Head Quarters and State Capitals at least once a year to show our strength and numbers this is an uphill task and would require huge efforts but rest assured that once we do that we shall be able to demonstrate our number leaving the non-Sunni way behind thereby changing the perception of political parties towards us and ensuring proper representation in every field.

AIMS AND OBJECTIVES OF AIUMB

- To safeguard the right of Muslim in general and Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat in particular.

- To fight for proper representation of responsible person of Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat in national and regional politics by creating a peaceful mass movement.

- To ensure representation of Sunni Muslim in Government Organization specially in Central Sunni Waqf Boards and Minorities Commission.

- To fight against the stranglehold and authoritarianism of non-Sunni's in State Waqf Board.
- To ensure representation of Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat in the running of the state waqf board.

- To end the unauthorized occupation of the Waqf properties belonging to Dargahs, Masajids, Khanqahs and Madarasas, by ending the hold of non-Sunni's and to safeguard Waqf properties and to manage them according to the spirit of Waqf.

- To create an envoirment of trust and understanding among Sunni Mashaikh, Khanqahs and Sunni Educational institution by realizing the grave danger being paced by Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat. To rise above pettiness, narrow mindedness and short sightedness to support common Sunni mission.

- To work towards helping financially weak educational institutions.

- To provide help to people suffering from natural calamities and to work for providing help from Government and other welfare institutions.

- To help orphans, widows, disabled and uncared patients.

- To help victims of communalism and violence by providing them medical, financial and judicial help.

- To organize processions on the occasion of Eid-Miladun-Nabi (SAW) in every city under the leadership of Sunni Mashaikh. To restore the leadership of Sunni Mashaikh in Juloos-E-Mohammadi (SAW) wherever they were organized by Wahabi and Deobandis.

- To serve Ilm-O-Fiqah and to solve the problem in matters relating to Shariah by forming Mufti Board to create awareness among the Muslims to understand Shariah.

- To establish Interaction with electronic and print media at district and state level to express our viewpoint on sensitive issues.

Ashrafe–Millat Hazrat Allama Maulana Syed Mohammad Ashraf Kichhowchhwi

President & Founder All India Ulama & Mashaikh Board

Email : ashrafemillat@yahoo.com

Twitter : www.twitter.com/ashrafemillat

Facebook : www.facebook.com/AIUMBofficialpage Website: www.aiumb.com

Head Office :

20, Johri Farm,

2nd Floor, Lane No. 1

Jamia Nagar, Okhla

New Delhi India -25

Cell : 092123-57769

Fax : 011-26928700

Zonal Office:

106/73-C,

Nazar Bagh, Cantt. Road,

Lucknow Uttar Pradesh India .

Email : aiumbdel@gmail.com

ان شاء اللہ عزوجل

اردو میں بہت جلد آپ لوگوں کی خدمت میں پیش کیا جائیگا۔

کرامات سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ